37784-نفاس کا خون کونسا ہے ؟

سوال

ایک عورت کا اسقاط حمل ہوا توکیا اسے کے لیے روزہ رکھنا جائزہے یا وہ کچھ دیرا نتظار کرے گی ؟

پسندیدہ جواب

نفاس والی عورتوں کے لیے روزہ رکھنا جائزنہیں ، اورنہ ہی اس کا روزہ صحیح ہے بلکہ اس پر نفاس کی وجہ سے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء ہوگی ۔

نفاس اس خون کوکہتے ہیں جوولادت کے سبب سے خارج ہوتا ہے ۔

جب اسقاط حمل کروایا جائے تواسے نفاس شمار نہیں کیا جائے گا لیکن جب ایسا حمل ساقط کروایا جائے جس میں بچہ کی تخلیق مکمل ہو چکی ہواوروہ واضح شکل اختیار کرچکا ہو ۔

اور تخلیق کا عمل اسی (80) یوم سے قبل شروع نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں ہرایک کی تخلیق اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس یوم تک جمع ہوتی ہے پھر اتنی ہی مدت میں خون کولوتھڑا بنتا ہے ، اور پھر اتنی ہی مدت بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے ، پھر اللہ تعالی ایک فرشتے کوچار کلمات کے ساتھ بھیجتے ہیں ، اوراسے کہا جاتا ہے کہ اس کے اعمال ، اوراس کا رزق ، اوراس کی عمر ، اوروہ شقی ہوگا یا نیک بخت ، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3208) ۔

تواس حدیث سے یہ علم ہوتا ہے کہ حمل میں انسان کئی ایک مراحل سے گزرتا ہے :

چالیس دن تک تونطفہ رہتا ہے ، پھر چالیس دنوں تک جما ہوا خون کا لوتھڑا ، اور پھر چالیس دن میں گوشت کا ٹکڑا ، اور پھر ایک سو بیس یعنی چار ماہ کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے ۔

اور تخلیق مضغۃ یعنی گوشت کے ٹکڑے کے مرحلے میں شروع ہوتی ہے اس سے پہلے نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اے لوگو! اگر تمہیں مرنے کے دوبارہ اٹھنے میں کوئی شک وشبہ ہے توسوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے ، پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو تخلیق شدہ تھا اور تخلیق شدہ نہیں تھا سے ، ہم تم پر یہ ظاہر کردیتے ہیں} ۔الحج (5) ۔

تو اللہ تعالی نے مضغۃ کا وصف مخلقۃ اور غیر مخلقۃ ذکر کیا ہے ، کہ مخلقۃ سے وہ بچہ مراد ہے جس پیدائش واضح اور شکل وصورت نمایاں ہوجائے ، ایسے بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے ۔

اور غیر مخلقۃ سے وہ بچہ مراد ہے جس کی شکل وصورت واضح نہ ہواوراس میں روح نہ پھونکی جائے بلکہ قبل ازوقت ہی ساقط ہوجائے ۔

تواس بنا پر ہم یہ کہیں گے :

وہ عورت جس کا اسقاط کروایا گیا ہے اگر تواسقاط حمل اسی (80) یوم سے قبل تھا تواس سے آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا ، بلکہ وہ استحاضہ کا خون شمار کیا جائے گا جس کی وجہ سے نمازروزہ منع نہیں بلکہ اسے ہر نماز کے لیے وضوء کرکے نماز ادا کرنی ہوگی ۔

اوراگراسقاط روح پھونکنے اورحرکت کے بعد کروایا گیا ہے یعنی چارماہ کے بعد تو اس سے آنے والاخون نفاس شمار ہوگا۔

اوراگراسقاط اسی (80) یوم کے بعد اور چارماہ سے قبل کروایا گیا توپھر ساقط ہونے والے بچے کو دیکھا جائے گا کہ اگر تو اس کی تخلیق مکمل یعنی سر ہاتھ پاؤں بن چکے تھے توپھر اس سے آنے والاخون نفاس کا خون ہے، اوراگر تخلیق مکمل نہیں ہوئی توپھر استحاضہ ہوگا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب : "الدماء الطبیعیۃ للنساء" میں کچھ اس طرح کہا ہے :

اور نفاس اس وقت ثابت ہوگا جب انسان کی تخلیق واضح ہوچکی ہو، لھذا اگرچھوٹے کو ہی ساقط کردے جس میں انسان کی تخلیق واضح نہ ہوئی ہو تو یہ نفاس کا خون نہیں، بلکہ وہ رگ کا خون ہوگا جس کا حکم بھی استحاضہ کا حکم ہے۔

اورانسان کی تخلیق واضح ہونے کی کم ازکم مدت ابتداء حمل سے اسی (80) یوم ہیں، اورغالبا نوے (90) یوم۔ اھ

دیکھیں کتاب : الدماء الطبیعیۃ للنساء صفحہ (40)۔

نفاس والی عورت پاک ہونے تک نمازاور روزہ ترک کرے گی اور جیسے ہی خون سے پاک ہو غسل کر کے نماز ادا کرے گی اورچھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء بھی۔

اوراگراسے نفاس کا خون چالیس یوم سے زیادہ آئے اور زیادہ آنے والے خون اگر اس کی ماہواری کی عادت کے موافق ہو تو اس حائضہ شمار کیا جائے گا، لیکن اگر ماہواری کے موافق نہ ہو تو اس زائد خون کو استحاضہ شمار کرتے ہوئے غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور جو روزے چھوڑے تھے ان کی قضاء بھی کرنا واجب ہے، اور جو کچھ پاک صاف عورتیں کرتی ہیں وہ بھی وہی کام کرے گی۔

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (37662) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.